(5) اغراض التشبیہ

مثالیں:

١- قال البحتري:

دانٍ على أيدي العُفَاةِ وَشَاسِعٌ ... عن كُلّ نِدٍّ في الندى وضَرِيبِ

كالبَدرِ أفرَطَ في العُلُوّ وَضَوْءُهُ ... للعُصْبَةِ السّارِينَ جِدُّ قَرِيبِ

وہ قریب ہے ضرورت مندوں کے ہاتھوں سے	اور دور ہے ہر ہم پلہ اور ہم مثل سے
جیسے چاند بلندی میں دور ہے اور اس کی روشنی	چلنے والی جماعت سے بہت قریب ہے

٢- وقال **النَّابغة الذبيانيُّ**:

فإنَّكَ شَمْسٌ والمُلُوكُ كَواكِبٌ ... إذا طَلَعَتْ لَمْ يَبْدُ مِنْهنَّ كَوْكَبُ

بیشک تو سورج ہے اور بادشاہ ستاروں کی طرح ہیں	جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ستاروں میں سے کوئی بھی ظاہر نہیں ہوتا

٣- قال المتنبي في وصف أسد:

ما قُوبِلَت عَيناهُ إلاّ ظُنَّتَا ... تَحْتَ **الدُّجَى** نارَ **الفَرِيقِ حُلُولا**

شیر کی دونوں آنکھوں کا سامنا نہیں کیا جاتا مگر اس حال میں کہ اس کو گمان کرے	کہ اندھیری رات میں کسی گروہ کی آگ

٤- وقال تعالى:

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ﴾

٥- وقال أبو الحسن الأنباري في مصلوب:

مَدَدْتَ يَدَيْكَ نَحْوَهُمُ احتِفاءً كَمَدِّهِماَ إِلَيْهِمْ بالهبات

تو اپنے ہاتھوں کو ان کی طرف پھیلاتا ہے اکرام میں	جس طرح تو اپنے ہاتھوں کو ان کی طرف پھیلاتا ہے تحائف کے لیئے

٦- وقال أعرابي في ذم امرأته:

وتَفْتَحُ لا كانتْ فَماً لَو رَأَيْتَهُ تَوَهَّمْتَهُ باباً مِنَ النَّار يُفْتَحُ

وہ اپنا منہ کھولتی ہے- اللہ کرے وہ نہ رہے- اگر تو اس کے منہ کو دیکھے	تو تو گمان کرے گا کہ وہ جہنم کا ایک کھلا ہوا دروازہ ہے

سبق کی وضاحت

پہلے شعر کی وضاحت

بختری نے اپنے ممدوح کا وصف بیان کیا اس طور پر کے وہ ضرورت مندوں کے قریب ہے، بلند مرتبے والا ہے، اور اس کے درمیان اور اس کے ہم مثالوں کے درمیان سخاوت کے اعتبار سے بہت فاصلہ ہے۔ لیکن بختری نے یہ محسوس کیا کہ اس نے ممدوح کا وصف دو متضاد صفات کے ساتھ بیان کیا، وہ دو صفات قریب ہونا اور دور ہونا ہے، بختری نے اس سے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس بات کو بیان کرے کہ ایسا ممکن ہے، اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ تو اس نے اپنے ممدوح کو اس چاند کے ساتھ تشبیہ دی

ہے جو آسمان سے دور ہے لیکن اس کی روشنی رات کے چلنے والوں سے بہت قریب ہے، یہ تشبیہ کی اغراض میں سے ایک غرض ہے اور وہ مشبہ کے ممکن ہونے کا بیان کرنا ہے۔

دوسرے شعر کی وضاحت

نابغہ نے اپنے ممدوح کو سورج سے تشبیہ دی اور اس کے علاوہ بادشاہوں کو ستاروں سے، کیوں کہ ممدوح کا ہر رتبہ بادشاہ کے ہر رتبے کو کم کردیتا ہے جیسے سورج ستاروں کو چھپاتا ہے۔ اور اس تشبیہ سے اس نے ارادہ کیا ہے ممدوح کی حالت اور بادشاہوں کی حالت کو بیان کرنا، اور مشبہ کی حالت کو بیان کرنا بھی تشبیہ کی اغراض میں سے ایک غرض ہے۔

تیسرے شعر کی وضاحت

متنبی کا شعر شیر کی آنکھوں کا تاریکی میں سرخی کی شدت کا وصف بیان کر رہا ہے، تو جو ان دونوں کو دور سے دیکھے گا تو وہ ان دونوں کو مقیم قوم کی آگ گمان کرے گا۔ اگر متنبی تشبیہ کا ارادہ نہ کرتا تو وہ کہتا: "شعر کی دونوں آنکھیں سرخ ہیں لیکن" لیکن وہ مجبور ہوا تشبیہ کی طرف تاکہ وہ اس سرخی کی مقدار کو بیان کرے، اور یہ بھی تشبیہ کی اغراض میں سے ایک غرض ہے۔

چوتھی مثال کی وضاحت

آیت کریمہ بتوں کو پکارنے کے بارے میں بیان کررہی ہے اور جب یہ اپنے منہ بولے معبودوں کو پکارتے ہیں تو ان کو جواب نہیں ملتا اور نہ ہی یہ ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اللہ پاک نے یہ حالت بیان کرنے کا ارادہ فرمایا تاکہ یہ لوگوں کے ذہنوں میں پکہ وپختہ ہو جائے، تو اللہ پاک نے بتوں کو تشبیہ دی اس بندے کے ساتھ جو اپنی ہتھیلی کو پانی کی طرف پھیلاتا ہے تاکہ وہ اسے پیئے لیکن وہ پانی کو اپنے منہ تک نہیں پہنچا سکتا، کیوں کہ اس کی انگلیوں سے پانی نکل جاتا ہے جب تک اس کی ہتھیلی کشادہ ہے، پس اس تشبیہ سے غرض مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا ہے، اور اس غرض کو تب لایا جاتا ہے جب مشبہ امر معنوی ہو، کیوں کہ نفس جس طرح حسیات کا یقین کرتا ہے معنویات کا نہیں کرتا۔

پانچویں شعر کی وضاحت

ابو حسن کا شعر اس قصیدے کا ہے کہ جس نے عربی ادب میں شہرت پالی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ایسی چیز کو خوبصورت کرکے بیان کیا جس کو تمام لوگ برا جانتے ہیں، اور وہ سولی چڑھنا ہے۔ اس نے سولی پر لٹکے ہوئے آدمی کے ہاتھوں کو (اور اس کے ارد گرد لوگ ہیں) تشبیہ دی ہے زندگی میں مانگنے والوں کے ہاتھوں کے ساتھ، اور اس تشبیہ کی غرض مزین کرنا ہے۔ یہ والی تشبیہ اکثر تعریف، ثناء، فخر، اور اس وصف جس کی طرف نفس مائل ہو میں استعمال ہوتی ہے۔

چھٹے شعر کی وضاحت

آخری شعر میں اعرابی اپنی بیوی کی ناراضگی اور درد دینے کے بارے میں بتاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کو یہ بددعا دیتا ہے کہ وہ نہ رہے۔ تو وہ "لا کانت" کہتا ہے۔ اور اس نے اپنی بیوی کو تشبیہ دی اس وقت کہ جب اس کا منہ کھلا ہوا ہوتا ہے جھنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے ساتھ۔ اور اس تشبیہ سے غرض قبح و برائی کرنا ہے۔ اور یہ اکثر ھجاء اور ان چیزوں میں استعمال ہوتا ہے جن سے نفس متنفر ہو۔

القاعدہ

(ا) مشبہ کے ممکن ہونے کا بیان کرنا:

یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب مشبہ کی طرف عجیب چیز کی نسبت کی جائے اور اس کا عجائب بغیر اس کی مثل کے ساتھ زائل نہ ہو۔

(ب) مشبہ کی حالت کو بیان کرنا:

یہ اس وقت ہوتا ہے جب مشبہ کی صفت معروف نہ ہو تشبیہ سے پہلے پس یہ تشبیہ اس وصف کا فائدہ دیتا ہے۔

(ج) مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا:

یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب تشبیہ سے پہلے صفت اجمالی طور پر معروف ہو اور یہ صفت تشبیہ کی مقدار کو بیان کرے۔

(د) مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا:

جب مشبہ کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے جس کو ثابت کرنے کی حاجت ہو اور مثال کے ذریعے وضاحت ہو۔

(ھ) مشبہ کے حسن ہونے اور برے ہونے کو بیان کرنا۔

تمرینات

التمرين الاول (پہلی تمرین)

بيِّن الغرض من كل تشبيه فيما يأتي:

١- قال البحتري:

دَنَوْتَ تَوَاضُعاً وعلوتَ مجداً فشَأناكَ انْخفاض وارْتِفَاعُ

كذاكَ الشّمس تَبعدُ إن تَسامى وَيَدْنُو الضّوْءُ مِنْهَا والشّعاعُ

تو تواضع میں پست ہوگیا اور شرافت میں بلند ہوگیا	پس تیری دو شانے ہیں پستی اور بلندی
جیسے سورج دور ہے اگر تو اسے دیکھے	اور اس کی روشنی اور شعاعیں قریب ہیں

جواب:

اس تشبیہ سے غرض "مشبہ کے ممکن ہونے کا بیان" کرنا ہے۔

٢- قال **الشريف الرضيُّ**:

أُحِبكِ يا لونَ الشَّبابِ؛ لأنني رأيْتُكما في القلْبِ والعين توْءَما

سَكَنْتِ سوادَ القَلْب إذ كنْتِ شِبهَهُ فلم أدر من عِزٍّ من القَلْبُ منكما

مجھے تو پسند ہے اے جوانی کے رنگ والی، اس لیئے کہ میں	نے تم دونوں کو دیکھا ہے دل اور آنکھ میں ایک جیسا
تو رہتی ہے دل کی سیاہی میں کیوں کہ تو اس کی طرح ہے	پس شدت کے وقت میں نہیں جانتا کہ تم دونوں میں سے دل کون ہے

جواب:

اس شعر میں تشبیہ کی غرض "تزیین المشبہ" ہے۔

٣- وقال صاحب كليلة ودمنة:

فضل ذي العلم - وإن أخفاهُ -كالمسك يُسْتر ثمَّ لا يمنع ذلك رائحتَه أن تفوح.

علم والا فضیلت والا ہے اگر چہ وہ اس کو چھپائے جیسے مسک اس کو چھپایا جائے پھر بھی اس کی خوشبوں پھیلنے سے رکتی نہیں۔

جواب:

اس مقولے میں تشبیہ کی غرض "مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا" ہے۔

٤- وقال الشاعر:

وأصبَحتُ من لَيْلَى الغَداة كقابضٍ عَلَى الماءِ خانَتْه فُروجُ الأَصابع

میں نے لیلی کے بارے میں صبح کی جیسے پکڑنے والا	پانی کو جو انگلیوں کی کشادگی کے ساتھ خیانت کرتا ہے

جواب:

اس شعر میں تشبیہ کی غرض "مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا" ہے۔

٥- وقال المتنبي في الهجاء:

وَإذا أشَارَ مُحَدّثاً فَكَأنّهُ قِرْدٌ يُقَهْقِهُ أوْ عَجوزٌ تَلْطِمُ

جب وہ اشارہ کرتا ہے بات کرنے کی حالت میں تو گویہ کہ وہ	باندر ہے جو ہنستہ ہے یا بوڑھی عورت ہے جو تپڑ لگاتی ہے

جواب:

اس شعر میں تشبیہ کی غرض "تقبیہ المشبہ" ہے۔

٦- وقال السريُّ الرَّفاء:

لي منزلٌ **كَوِجارِ** الضَّبِّ أَنزِلُه ... **ضَنْكٌ** تَقارَبَ **قُطراهُ** فقد ضاقَا

أراه قَالَبَ جسمي حينَ أَدخُلُه ... فما أَمُدُّ به رجلاً ولا سَاقا

میرا گھر گو کے بل کی طرح ہے میں اس میں رہتا ہوں	وہ تنگ ہے اس کے دونوں کنارے قریب ہو کر تنگ ہیں
میں اس کو جسم کا سانچہ گمان کرتا ہوں جب میں اس میں داخل ہوتا ہوں	پس نہ میں اپنے پاؤں پھیلا سکتا ہوں نہ پنڈلیوں کو

جواب:

اس شعر میں دو تشبیہ ہے، "الی منزل کوجار الضب" کی غرض "تقییہ المشبہ" ہے۔
اور "جسمی" میں موجود تشبیہ کی غرض "مشبہ کی حالت کو بیان کرنا" ہے۔

٧- وقال ابن المعتز:

غـــديرٌ يُرَجْـــرِجُ أمواجَه ... هبوبُ الرياح ومرُّ **الصَّبا**

إذا الشَّمسُ مِنْ فَوْقِهِ أَشرَقَتْ ... تَوَهَّمْتَه **جَوْشَناً** مُذهَبا

تالاب اپنی موجوں میں حرکت دیتا ہے	ہواؤں کا چلنا اور ہوا کا گزرنا
جب سورج اس کی بلندی پر ہو	تو اسے گمان کرے گا ذرہ جس پر سونا ہے

جواب:

اس شعر میں تشبیہ کی غرض "تزیین المشبہ" ہے۔

٨- وقال **سعيد بن هاشم الخالدي** من قصيدة يصف فيها خادما له:

مَا هو عَبدٌ لكنَّهُ ولدُ خَوَّلَنيهِ الْمهيْمنُ الصَّمدُ

وَشدَّ أزرِي بحُسنِ خِدمتهِ فَهْو يَدِي والذراعُ وَالعضُدُ

وہ غلام نہیں ہے لیکن بیٹا ہے	مجھے عطا کیا بے نیاز محافظ نے
اور میری قمر کو اس نے مضبوط کی ہے اپنی حسن خدمت کے ذریعے	تو وہ میرا ہاتھ ہے اور ذراع اور بازوں بھی

جواب:

اس شعر میں تشبیہ کی غرض "تزیین المشبہ" ہے۔

٩- وقال المعري في الشيب والشباب:

خَبِّرِيني مَاذَا كرهْتِ مِن الشَّيْـ ـــبِ فَلا عِلْمَ لِي بِذَنْبِ الْمشِيبِ

أَضِياءُ النَّهارِ أم وضَحُ اللؤ لؤ أَم كوْنُه كثغرِ الحبِيب؟

واذكُري لِي فَضْلَ الشباب وما يحْـ ـــمعُ مِن منْظَرٍ يَرُوقُ وطِيبِ

غدْرُهُ بِالخَلِيلِ أَم حُبُّه لِلـ ـــغَيِّ أَم أَنَّهُ كَعَيْش الأَدِيبِ؟

تو مجھے بتا کہ کونسی چیز بڑھاپے میں دشوار ہے	پس مجھے نہیں پتا کہ بڑھاپے کی کونسی چیز دشوار ہے
دن کی روشنی یا موتی کی چمک	یا اس کا محبوب کے دانت کی طرح ہونا
تو مجھ سے نوجوانی کی فضیلت بیان کر	اور پرکیف اور پاکیزہ منظر بیان کر

اس کا دوست کو دوکھا دینا یا بے کردار سے محبت کرنا	یا یہ کہ وہ شاعر کی زندگی کی طرح ہے

جواب:

اس شعر میں دو تشبیہ ہے، پہلے کی غرض "تقبیہ المشبہ" ہے۔

اور دوسری تشبیہ میں غرض "تزیین المشبہ" ہے۔

١٠- ومما ينسب إلى **عنترة**:

وأَنا ابْنُ سوْداءِ الجبين كأَنَّها ضَبُعٌ تَرعْرَع في رسوم المنْزل

الساق منها مثلُ ساق نعامةٍ والشَّعرُ منها مثْلُ حَبِّ الفُلْفُل

میں کالی جبین والی عورت کا بیٹا ہوں گویہ کہ وہ	لکڑ بھگا جو گھر کے حصوں میں پھیرتا ہے
اس کی پنڈلی شتر مرغ کی پنڈلی کی طرح ہے	اور اس کے بال کالی مرچ کی طرح ہے

جواب:

اس شعر میں تشبیہ کی غرض "تقبیہ المشبہ" ہے۔

١١- وقال **ابن شُهيدٍ الأندلسي** يصف بُرْغُوثا:

أَسْودُ زَنجي، أَهليٌّ وحشيٌّ، ليس بِوانٍ ولا **زُمّيل**، وكأَنه جزء لا يتجزأ من ليل، أو نقطة مداد، أو **سويداء** فؤاد، شُرْبُهُ **عبّ**، ومشيهُ وثبٌ، يَكمنُ نهارهُ، ويسير ليلَه، **يُدارِكُ** بطعنٍ مؤلم، ويستحلُّ دم البريء والمجرمَ، **مُساورٌ للأساوِرة**، ومُجرّدٌ **نصله** على الجبابرةِ، لا يُمنعُ منه أميرٌ، ولا تَنفعُ فيه غيرةُ غيورٍ، وهو أحقرُ حقيرٍ، شرُّهُ **مبثوثٌ**، وعهدُه **منكوثٌ**، وكفى بهذا نقصانا للإنسان، ودلالةً على قدرة الرحمن.

التمرين الثانى

١- كوِّن تشبيها الغرضُ منه بيانُ حال النَّمرِ.

يسعى النمر كانه اسد
چیتا دوڑتا ہے گویہ کہ وہ شیر ہے

٢- كوِّن تشبيها الغرضُ منه بيانُ حال الكرة الأرضية.

الكرة الارضية كالكهربائى فى الصورت
زمین گیند کی طرح ہے صورت میں

٣- كوِّن تشبيها الغرضُ منه بيانُ مقدار حال دواء مرٍّ.

اتانى الطبيب دواء مر كانه سم
مجھے طبیب نے کڑوی دوا دی گویہ کہ وہ زہر ہے

٤- كوِّن تشبيها الغرضُ منه بيانُ مقدار حال نار شبت في منزلٍ.

نار شبت فى منزل كالنور السرير فى المكتب
گھر میں آگ روشن ہے جس طرح تیز لائٹنگ دفتر میں

٥- كوِّن تشبيها الغرضُ منه تقريرُ حالِ طائش يرمي نفسه في المهالك ولا يدري.

طائش يرمى نفسه فى المهالک ولا يدرى والهلاكة للرجل الذى يقضى الصحة السيئة بغير الادراک
بے عقل اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اور وہ نہیں جانتا اور مرد کے لیئے ہلاکت ہے جو بری صحبت میں وقت گزارتا ہے بغیر اس بات کو جانے

٦- كوِّن تشبيها الغرضُ منه تقدير حال من يعيشُ ظلامَ الباطل ويؤذيه نورُ الحق.

من يعيش ظلام الباطل ويؤذيه نور الحق كالراكون يعيش ظلام اليل ويخفى عند النهار
وہ باطل کے اندھیرے میں رہتا ہے اور حق کی روشنی اس کو اذیت دیتی ہے گیدڑ کی طرح کہ وہ رات کے اندھیرے میں رہتا ہے اور دن کے وقت چھپتا ہے۔

٧- كوِّن تشبيها الغرضُ منه بيانُ إمكان الضرر العظيم من شيء حقير.

هو لی عدو لکن ینفع عند المشکل کعشر روبی عند الضرورة
وہ مینا دشمن ہے لیکن مشکل کے وقت میرے کام آگیا جس طرح ضرورت کے وقت دس روپے بھی نفع دیتے ہیں

٨- كوِّن تشبيها الغرضُ منه بيانُ إمكان أن التعبَ يُنتجُ راحةً ولذةً.

٩- كوِّن تشبيها لتزيين الكلب.

الکلب کانہ صدیقا صادقا فی الوفاء
کتا گویہ کہ وہ سچا دوست ہے وفا میں

١٠- كوِّن تشبيها لتزيين الشيخوخة.

الشیخوخۃ کالام فی الشفقت
بوڑھی عورت ماں کی طرح ہے شفقت میں

١١- كوِّن تشبيها لتقبيح الصَّيف.

لما حضر الصیف فتوهم الناس ان تقوم الساعۃ
جب گرمی آتی ہے تو لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ قیامت ہے

١٢- كوِّن تشبيها لتقبيح الشِّتاء.

لما حضر الشتاء فیقید الناس کانہ وباء
جب سردی آتی ہے تو وہ لوگوں کو قید کردیتی ہے گویہ کہ وہ وباء ہے

التمرين الثالث

اشرح بإيجاز الأبيات الآتية وبيِّن الغرضَ من كل تشبيه فيها:

وَقانا **لَفْحَةَ الرَّمْضاءِ** وادٍ سقاهُ مُضاعَفُ الغَيثِ العَميم

نزلنا **دوْحَهُ** فَحنَا علينا حُنُوَّ المُرْضِعاتِ على الفَطِيم

وأرْشَفَنا على ظمإٍ زُلالاً ألــذَّ مِن المُدامةِ للنَّدِيم